جلوس میلاد کا بدلتا رنگ

تحریر

محمد حشیم الدین قادری

ناشر

الاصلاح فاؤنڈیشن، منڈلہ ایم۔ پی

ﷺ

جلوس میلاد کا بدلتا رنگ

مصلح ملت حضرت علامہ تطہیر احمد رضوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بھی لکھنا پڑ رہا ہے کہ ابھی دس بیس سالوں میں جلوس کا رنگ بڑی تیزی کے ساتھ بدلتا جا رہا ہے، اسلامی رنگ اترتا اور پھیکا پڑتا جا رہا ہے، غیر اسلامی تفریحوں تماشوں کا رنگ چڑھتا جا رہا ہے، اور بہت سے جلوس تو اب لڑکوں کا دنیوی شوق بن گئے ہیں، کود پھاند مچانے شور اور ہنگامے کرنے کے لئے بارہویں شریف کا جلوس ایک اچھا ٹھکانہ مل گیا ہے، نام بھی بارہویں شریف منانے اور حضور کی ولادت پر خوشی ظاہر کرنے کا رہے گا اور دلی ارمان بھی سب نکل جائیں گے، شوق بھی پورے ہو جائیں گے، چھتوں، چھجوں، کھڑکیوں پر عورتوں کے تماشائی ہجوم، نیچے سے ڈی جے، بی جے۔ باجوں کی دھن پر لونڈوں کے ڈانس اور ناچ یہ سب ہو رہا ہے، اسلام کے عظیم پیغمبر کے یوم پیدائش منانے کے نام پر بالکل بھول گئے کہ کس کی یادگار ہے کس کا یوم پیدائش ہے، اور ان کی تعلیمات کیا ہیں، اور اسے کیا پسند ہے، اور کیا ناپسند، انھیں یہ دھیان بھی نہیں آ رہا ہے۔

حبیب پروردگار کے ولادت کے دن کو تفریحوں اور تماشوں کا دن بنانے والو اور اس کے نام پر ناجائز و حرام حرکتیں کرنے والو تم دنیا کو دھوکہ دے سکتے ہو اور مذہب کا نام لے کر انسان کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہو، لیکن تم اس خدائے پاک کو دھوکہ نہیں دے پاؤ گے جسے کھلے کی خبر ہے اور چھپے کو بھی وہ خوب جانتا ہے، کہ تمہیں اس کے رسول سے کتنی محبت ہے اور محبت کسے کہتے ہیں؟ اور محبت کیسے کی جاتی ہے؟

اب تو حد ہو گئی کئی جگہ کے جلوسوں میں سننے کو ملا کہ شرابیں پی کر ڈانس کئے گئے، نعتیں فلمی گانوں کے طرز پر پڑھی جاتی ہیں، اور عجیب و غریب قسم کے کلام پڑھے جاتے ہیں، ایک نعتیہ کلام پڑھا جاتا ہے: سونڑا آیا۔ سونڑا آیا۔ مجھے یہ بھی پسند نہیں، کہتے ہیں یہ کسی زبان میں اچھے اور خوبصورت کے معنی میں ہے میں کہتا ہوں ہوگا کسی زبان میں ہمارے لئے ہمارے نبی کی شان بیان کرنے کے لئے ان کے وہ نام اور الفاظ کافی ہیں جو خود اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے ہمیں بتائے ہیں، کسی زبان کے بے ڈھنگے، بھونڈے بدصورت، الفاظ ان کی شان میں ہمیں بولنے کی کیا ضرورت ہے۔

جلوس کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمان لوگ اپنے محلوں، بستیوں کی گلیوں اور سڑک پر نگاہیں نیچے کیے ہوئے آہستہ آہستہ دھیمی آواز میں ذکر و درود میں مشغول نکلیں نہ کسی کے گھر میں جھانکیں نہ چھجوں، چھتوں اور مکانوں کی کھڑکیوں کی طرف نظر اٹھے، کہ حضور کی یہ ادا یاد آ جائے۔

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

کبھی کبھی نعرہ لگایا جائے تو یہ بھی جائز ہے بلند آواز سے مل جل کر درود و سلام پڑھتے ہوئے چلیں یہ بھی بہتر، راستے بند نہ کریں راہ گیروں کو پریشان نہ ہونے دیں، چلنے میں ایک دوسرے کا بھی خیال رکھیں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ (افکار تطہیر، ص 55)

جلوس کا مطلب عملی پیغام سیرت:

عید میلاد النبی ﷺ بارہویں شریف کے مہینے میں کئی طرح سے منایا جاتا ہے بعض لوگ جلسہ، کانفرنس کا اہتمام کرکے علماء کرام و مداحان رسول ﷺ کو بلا کر سیرت پر نثر میں بیان اور شان مصطفیٰ ﷺ میں نظم میں نعت خوانی کرکے مناتے ہیں، اور خصوصاً بارہویں تاریخ کو عاشقان رسول ﷺ جلوس میلاد نکال کر عید میلاد النبی ﷺ کا جشن منانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

کبھی ہم نے سوچا کہ جلوس میلاد کا مقصد کیا ہے، کیا جلوس میلاد کا صرف یہی مقصد ہے کہ لوگ جمع ہوکر سڑکوں پر جلوس کی شکل میں گھوم لیں؟ ہرگز نہیں صرف جمع ہوکر گھوم لینا ہی جلوس کا مقصد نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں اجلاس و کانفرنسوں میں جو سیرت مصطفیٰ کا قولی یعنی تھیوری بیان ہوتا ہے اسی تھیوری کو عملی یعنی پریکٹکلی طور پر میدان میں راستوں میں دکھانے کا ذریعہ جلوس میلاد ہے، جلوس میلاد میں شریک تمام شرکاء اگر سیرت مصطفیٰ کا مظہر ہو تبھی جلوس کا مقصد حاصل ہوگا، جلوس میں شریک سنت لباس میں ملبوس ہوکر ہو، سر پر عمامہ یا ٹوپی ضرور ہو، بدن پر اسلامی لباس ہو، خوشبو لگا کر اور سرمہ لگا کر جب چلے تو چلنے میں بھی سنت مصطفیٰ کو ادا کرتے ہوئے چلے، گویا کہ جب مسلمان جلوس میلاد میں چلے تو اپنے پہناوا، چلنے کا طور طریقہ، راستے کے حقوق ادا کرتے ہوئے، دیگر راہ گیروں کے لئے آسانی پیدا کرتے ہوئے ایسا چلے کہ اپنے چال چلن اور برتاؤ سے چلتا پھرتا مبلغ ثابت ہو، اور دیگر اقوام کے لوگ دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوجائیں کہ قوم مسلم کا کلچر بہترین کلچر ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا جو ہم نے بیان کیا، لیکن جب جلوس کا جائزہ لیتے ہیں تو جلوس میں یہ رنگ نظر نہیں آتا، اکثر شرکاء کے ذہن و خیال میں دور دور تک یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم جس جلوس میں چل رہے ہیں اس جلوس کو نسبت کن سے ہے، اور ہمیں اس نسبت کو کتنا ملحوظ رکھنا چاہئے۔

اور اگر ہم نے اس عظیم نسبت کا لحاظ نہ رکھا تو دینی دنیوی نقصان کے ساتھ اس کا قوم مسلم کی تصویر پر کیا اثر پڑے گا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہم اپنے گھر خاندان یا بستی شہر کے نام پر نہیں نکلے ہیں، ہم نکلے ہیں پیغمبر اسلام کے نام پر، تو جن کے نام پر نکلے ہیں ان کی شخصیت، عظمت و شان اور دنیا میں تشریف لانے کے مقصد کا لحاظ اگر ہم نے نہیں رکھا تو مجھے بے باکی کے ساتھ یہ لکھنے دیا جائے کہ ہمارا جلوس میں نکلنے سے نہیں نکلنا بہتر تھا کہ کم سے کم ہم اپنے کردار و عمل سے جلوس کے مقصد کو فوت تو نہیں کرتے۔

یوں تو مسلمان کو ہر وقت سنت و سیرت پر عمل کرنا چاہئے لیکن خصوصاً جب آپ اپنے پیغمبر اسلام کے طرف منسوب جلوس میں نکل رہے ہیں، تو ان کی سیرت کا آئینہ دار ہوکر نکلنا چاہئے تب جاکر جلوس کا مقصد پورا ہوگا۔

لیکن حالات دھیرے دھیرے برعکس ہوتے چلے جارہے ہیں، کہیں کچھ سیاسی لوگ اپنے سیاست چمکانے کے لئے جلوس کا استعمال کرتے ہیں تو کہیں شہرت طلبی اور ناموری کی خواہش پالنے والے لوگ جلوس کا استعمال کرکے اپنی اس خواہش کو پوری کررہے ہیں تو کوئی علاقے میں اپنی حیثیت دکھانے اور رعب و دبدبہ جمانے کے لئے جلوس کا استعمال کررہے ہیں۔ جلوس کا رنگ بدلنے میں نوجوانوں کا بھی بہت بڑا کردار ہے ان کو سارا جوش جلوس میں ہی آتا ہے، کبھی یہ جوش علم کے طلب میں نظر نہیں آتا، نمازوں کی پابندی میں نظر نہیں آتا، چہرے پر داڑھی سجانے میں نظر نہیں آتا۔ اور جلوس میلاد میں جو جوش نظر آتا بھی ہے تو علم دین سے دوری کی بنیاد پر اس جوش کا غلط استعمال کرتا ہے، جلوس میلاد میں شریک ہونے کے لئے

جب تیار ہوتا ہے تو جو داڑھی سنت رسول کے طور ہونی چاہئے تھی اس داڑھی کو عجیب وغریب انداز میں چہرے پر بنواتا ہے، اسلامی لباس کے نام پر عجیب وغریب سلائی کا انداز اور نہایت ہی بھڑکیلے، زرق برق والے کپڑے پہنتا ہے۔ اور ان دنوں جلوس میلاد میں نوجوانوں کو جھنڈا بازی کا بڑا جوش سوار رہتا ہے، متبرک کلمات لکھے جھنڈوں کو چوراہوں میں ایسے گھوماتے ہیں کہ کئی بار جھنڈا زمین سے بھی ٹکراتا ہے اور یوں جلوس میلاد میں ہی گنبد خضریٰ کے عکس بنے جھنڈے اور کلمہ شریف لکھے یا دیگر بزرگوں کے مزارات کے عکس بنے جھنڈوں کو گھوما کر بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور جب جھنڈا گھومایا جاتا ہے تو جوش کا وہ حال رہتا ہے کہ گھیرا بنائے جو لوگ نظارہ دیکھتے ہیں ان کو جھنڈا لگنے کے نتیجے میں آپس میں ہی لڑائی یا کسی حادثہ کا اندیشہ بنا رہتا ہے۔

ہمارے نوجوانوں کو ایک نشہ خوب چڑھا ہے وہ ہے مزہ آنے کا، دینی مذہبی لطف سے تو کبھی لطف اندوز ہوئے نہیں ہیں، اس لئے دینی لطف سے باخبر نہیں ہیں، تو جلوس میلاد میں ان کی جب خوب انجوائمینٹ ہو، ناچیں کودیں، ڈھول تاشے، شہنائی ہو تب جا کر ان کو مزہ آتا ہے۔ اگر یہی حال رہا تو علماء کرام کو جس طرح جلوس نکالنے کے لئے کوششیں کرنی پڑیں، ویسے ہی جلوس کو بند کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ عرس اور تعزیہ داری کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے

محمد حشیم الدین قادری

دار العلوم غریب نواز، نزد جامع مسجد، کچہری محلہ ضلع منڈلہ ایم۔ پی

رابطہ نمبر

9926714799

8319945574